مولای صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

''اِسلام'' عزت و آبرو کا محافظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنابِ رسول اللہ ﷺ سے ملا اور سوال کیا کہ ''نجات'' کیا ہے ؟ یعنی نجات کی سبیل اور طریقہ کیا ہے ؟

☆ آپ نے جواب میں اِرشاد فرمایا اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ اپنی زبان قابو میں رکھو یعنی زبان سے کوئی بات کہو تو اِس اَمر کا ضرور خیال رکھو کہ اس سے کسی کی دل آزاری تو نہیں ہو رہی، کسی کی حق تلفی تو نہیں ہو رہی، کسی کے بارے میں جھوٹ بولنا، اُس پر کسی قسم کا اِلزام لگانا بدترین گناہ ہیں، خدا کے ہاں جوابدہ ہونا پڑے گا، ظاہر ہے کہ یہ گناہ زبان ہی کے ذریعے سرزد ہوتے ہیں۔

اِسلام انسان کی عزت و آبرو کا محافظ ہے، دُنیا کا کوئی مذہب انسان کی عزت کی اتنی نگہداشت نہیں کرتا جتنا مذہبِ اسلام کرتا ہے اس لیے اسلام میں کسی پر الزام و تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے یہ زبان کی ادنیٰ حرکت سے چند سیکنڈ میں ہو جاتا ہے مگر اس کی سزا اَسی کوڑے مقرر کی گئی ہے اور چونکہ اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے اس لیے آئندہ کے لیے اس کی شہادت شرعًا قبول نہ ہوگی۔

قرآنِ کریم میں ہے ﴿ لَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا ﴾ اِن (تہمت لگانے والوں) کی گواہی کبھی قبول نہ کرو ﴿ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ ﴾ اور یہ لوگ فاسق ہیں، ایسے شخص کو ''محدود فی القذف''

کہتے ہیں تو اُس شخص کی سزا جس نے کسی پاک دامن کو تہمت سے مُتَّہم کیا دُنیا میں اتنی سخت ہے کہ کوڑے بھی لگائے جائیں گے اور گواہی بھی ہمیشہ کے لیے نامقبول ہوگی۔ خدا جانے اگر دُنیا میں سزا نہ جھیلی تو آخرت میں کتنا عذاب ملے گا اور اگر سزا بھی جھیلی مگر توبہ نہ کی تو کتنا عذاب ہوگا (آخرت کا) تو زبان کی معمولی حرکت اور لغزش انسان کو بہت بڑی سزا کا مستوجب ٹھہرا دیتی ہے اس لیے آقائے نامدار ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت عقبہؓ کو زبان قابو میں رکھنے کا حکم دیا۔

اب زبان کو قابو میں رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ جھوٹ مت بولو، کسی کی دل آزاری نہ کرو، کسی پر تہمت نہ لگاؤ بلکہ زبان سے اللہ کی یاد کرو، لوگوں کو علومِ دینیہ کی تعلیم دو، اچھی باتیں کہو وغیرہ وغیرہ، جملہ تو مختصر ارشاد فرمایا مگر اس میں بہت کچھ آگیا۔

☆ پھر اِرشاد فرمایا وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ تمہیں چاہیے کہ تمہارے لیے تمہارے گھر میں جگہ ہو یعنی تم کچھ وقت اپنے گھر میں بھی گزارا کرو، اس کے کئی فائدے ہیں : (۱) گھر والوں کی تربیت کا موقع ملے گا (۲) اہلِ خانہ سے تعلق پیدا ہوگا (۳) باہر جو وقت گپوں اور فضول باتوں میں صرف ہوگا وہ بچ جائے گا۔

اور آپ کے اِس اِرشاد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ نفل عبادت گھر میں ادا کرو کیونکہ فرض عبادت مثلاً نماز تو مسجد میں سب کے ساتھ ادا کی جاتی ہے خدا کی یاد گھر میں بھی کیا کرو اور گھر میں عبادت بے ریا ہوتی ہے اور گھر میں عبادت سے گھر والوں کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے اور آپ کی دیکھا دیکھی وہ بھی عبادت کرنے لگیں گے کیونکہ انسان پر صحبت کا اثر پڑتا ہے تو آپ کی صحبت سے وہ بھی متاثر ہوں گے اور خدا کی عبادت کرنے لگیں گے۔ اس طریقہ سے نہ صرف آپ کے اہلِ خانہ کو عبادت کی توفیق ہوگی بلکہ ساتھ رہنے والے بھی اس پاکیزہ ماحول کا اثر قبول کرلیں گے، اچھا ماحول ہو تو انسان کی طبیعت نیکی کی طرف خود بخود راغب ہو جاتی ہے، بس معمولی توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ آخری نصیحت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اِرشاد فرمائی کہ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس پر ندامت بہت ضروری ہے، اِنسان کو چاہیے کہ

اپنی تقصیرات اور کوتاہیوں پر ہر وقت نظر رکھے اور اس کے لیے خدا تعالیٰ سے معافی چاہے اِستغفار کرے۔

''اِستغفار'' کا مطلب ؟

استغفار سے مراد یہ نہیں ہے کہ بس زبان سے استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے بلکہ پہلے دل میں ندامت و پشیمانی کا ہونا ضروری ہے، دل اگر گناہوں پر نادم نہیں تو زبانی توبہ واستغفار کا خاص اعتبار نہیں۔

توبہ بر لب سبحہ در کف دل پُر اَز شوقِ گناہ
معصیت را خندہ می آید ز اِستغفار ما ؎۲

'' اپنے گناہوں پر رویا کرو'' آپ کے اس فرمان کا مطلب یہی ہے کہ دل میں پشیمانی وندامت پیدا کرو ورنہ رونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، رونا تو تب ہی آئے گا جب دل میں اپنے گناہوں کا خیال ہوگا اور خدا کے عذاب کا خوف ہوگا۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۸/اپریل ۱۹۶۹ء)

مخیرّ حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُالاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیرّ حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)

؎۱ مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۸۳۷

؎۲ ترجمہ : توبہ زبان پر، تسبیح ہاتھ میں اور دل گناہوں کے شوق سے بھرا ہوا ہے، معصیت کو ہنسی آتی ہے میرے استغفار پر۔